فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم منگل
قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۹ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۶ تبوک ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۸ بابت ۲۴ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار

(قسط دوم)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارہویں جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ کا روح پرور افتتاحی خطاب

"خدائی بشارتوں کے مطابق گزشتہ ۸۵ سال سے دنیا میں رفتہ رفتہ ایک انقلاب عظیم رونما ہو رہا ہے"

"جماعت انگلستان کے جلسہ سالانہ کا یہ بین الاقوامی اجتماع اس انقلاب عظیم کی ایک ایمان افروز جھلک کی حیثیت رکھتا ہے"

"یہ انقلاب دعاؤں پر زور دینے کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے احباب تضرع اور الحاح سے دعاؤں کے سلسلہ کو دراز کرتے چلے جائیں"

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ

۲۴ اگست کو جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارہویں جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین جلسہ کو جس بصیرت افروز اور روح پرور خطاب سے نوازا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا دنیا کی [illegible] کبھی دائیں طرف جھک جاتی ہے اور کبھی بائیں طرف۔ اور ان میں توازن کی کیفیت برقرار نہیں رہتی۔ جلسہ گاہ کی اس قنات میں جماعت لندن کی انتظامیہ کمیٹی نے سٹیج کو درمیان میں بنانے کی بجائے بائیں طرف بنا دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قنات جن بڑے بڑے کھمبوں پر لگی ہوئی ہے ان کی قطار عین درمیان میں ہے جس نے جلسہ گاہ کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ تقریر کے وقت میری نظر سامعین پر ہوتی ہے اور میں آخری حد تک بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہا ہوتا ہوں موجودہ جلسہ گاہ میں اسٹیج کے ایک طرف ہونے اور درمیان میں بڑے بڑے پول حائل ہونے کی وجہ سے میرے لئے سامعین کو نگاہ میں رکھنا ممکن نہیں ہے اور یہ بات کچھ عجیب سی معلوم ہو رہی ہے۔ مگر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں پریشان تو ہمیں بڑی بڑی باتیں بھی نہیں کرتیں اس لئے ان چھوٹی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے میں اصل بات کی طرف آتا ہوں۔

اس وقت جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ کا افتتاح ہے۔ افتتاح تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۃ فاتحہ سے ہو جاتا ہے لیکن افتتاح کے ساتھ ہم دعا بھی کرتے ہیں۔ اور جو دعائیں کرنی چاہئیں ان کا پس منظر جاننا ضروری ہوتا ہے تاکہ دعا کی صحیح کیفیت پیدا ہو سکے۔

جہاں تک ہماری دعاؤں کا تعلق ہے ان کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق مبعوث کیا گیا۔ آپ بعثت سے قبل گوشۂ تنہائی میں زندگی گزار رہے تھے اور چاہتے تھے کہ تمام عمر گوشۂ تنہائی میں گزار دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس گوشۂ تنہائی سے نکالا اور کہا اٹھ۔ کھڑا ہو۔ اور دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دے تاکہ میری عظیم قدرتیں ظاہر ہوں اور اسلام دنیا میں غالب آ جائے۔ آپ ایک متوسط خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس وقت دنیا میں اس خاندان کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ شہرت جن باتوں سے حاصل ہوتی ہے ان میں سے کوئی اس خاندان کو حاصل نہ تھی، نہ دنیوی دولت تھی اور نہ

(باقی مسلسل صفحہ ۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق طبی رپورٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق بذریعہ فون یا بذریعہ کیبل گرام موصول ہونے والی مختصر اطلاعات تو قارئین الفضل ملاحظہ فرما چکے ہیں اب حضور ایدہ اللہ کی صحت اور علاج کے بارہ میں جو طبی رپورٹ بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں چار مہینے سخت بیمار رہنے کے بعد بغرض علاج انگلستان تشریف لائے۔ یہاں آ کر مقامی ڈاکٹروں سے مشورہ کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکمل ٹیسٹ اور ماہر ڈاکٹروں کو دکھانے کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ ہارلے سٹریٹ کے ماہر UROLOGIST ڈاکٹر BEDNOCK نے حضور کا معائنہ کیا اور کچھ ایکسرے تجویز کئے۔

حضور ایدہ اللہ کے خون اور قارورہ کا ٹیسٹ لندن کلینک سے کروایا گیا اسی طرح حضور دو بار لندن کلینک تشریف لے گئے جہاں پہلی بار سینہ اور ریڑھ کی ہڈیوں کے سات ایکسرے لئے گئے اور دوسری بار شریان میں دوائی کا ٹیکہ کر کے سات ایکسرے لئے گئے۔ دوائی کے ٹیکہ سے حضور ایدہ اللہ کو پیٹ میں اور انتڑیوں میں شدید تکلیف ہو گئی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تکلیف جلد دور ہو گئی تاہم دو روز بعد تک اس کی کچھ تکلیف رہی۔

حضور ایدہ اللہ کے خون کے ٹیسٹ سے پتہ لگا کہ شوگر زیادہ ہو گئی ہے اور قارورہ کے ٹیسٹ سے پتہ لگا کہ انفیکشن کافی ہے چنانچہ طبی مشورہ سے دونوں عوارض کی ادویہ شروع کر دی گئیں۔ ایک ہفتہ بعد خون کے ٹیسٹ سے پتہ لگا کہ بلڈ شوگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ قارورہ کا جو کلچر دو روز ہوئے کیا گیا اس سے پتہ لگتا ہے کہ انفیکشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کنٹرول میں آ گئی ہے۔

اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ نے ماہر ہومیوپیتھک ڈاکٹر FAU BASTER سے بھی معائنہ کروایا جنہوں نے حضور کے لئے کچھ ادویہ تجویز کیں جو شروع کر دی گئی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ روز سے کمزوری اور ضعف محسوس کر رہے ہیں۔ ابھی ڈاکٹروں سے مزید مشورہ ہونے والا ہے۔ احباب خاص دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا: مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) مطلع فرماتے ہیں کہ لاہور سے ۱۴ تبوک کی شب کو بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تائید میں کتابیں لکھنی شروع کیں تو علماء ظواہر مخالفت پر اُتر آئے۔ آپ اکیلے تھے کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ ہاں کفر کے سینکڑوں فتوے آپ کے گھر میں پڑے ہوئے تھے جو علماء نے آپ کے خلاف جاری کئے تھے۔ اُس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا "میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیری مدد کروں گا، میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، میں زور آور حملوں کے ساتھ تیری سچائی کو دنیا پر ظاہر کروں گا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان بشارتوں سے آپ کو نوازا۔

جس زمانہ میں آپ مبعوث کئے گئے اُس زمانہ میں دنیا میں علمی ترقی کا دور شروع تھا۔ علمی لحاظ سے دنیا نے ترقی تو بہت کی لیکن اس کے نتیجہ میں خدا کی ہستی پر اعتراض کرنا شروع کر دئے اور دنیا کی اکثریت ہستی باری تعالیٰ کی منکر ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فلسفہ اور سائنس کی طرف سے مذہب پر جتنے بھی اعتراض کئے جاتے ہیں یا آئندہ کئے جائیں قرآن مجید کی رُو سے میں اور میرے ماننے والے ان کا رد کرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ سب کا مُنہ بند ہو جائے گا اور توحید ہی نوعِ انسان کے دلوں میں میخ کی طرح گڑ جائیگی۔

اسی ضمن میں آپ نے روس کے متعلق (جس نے آگے چل کر دنیا میں دہریت کو پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تھا) اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا "میں رشیا میں اپنے ماننے والوں کو ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں یعنی روس کے رہنے والے اس کثرت سے اسلام میں داخل ہونگے کہ انہیں شمار کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اب بظاہر یہ ناممکن بات نظر آتی ہے لیکن ہم اپنی انسانی طاقتوں سے ربّ کریم کی طاقتوں کو نہیں ناپ سکتے۔ ہمارے ربّ کریم کو ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ وہ جو چاہے اور جب چاہے کر سکتا ہے۔ یہ خدائی وعدہ ہے جو بہرحال ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے ماموروں اور مقدسوں کے ذریعہ اپنی قدرت ظاہر کرتا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دشمن نے اسلام کو تلوار سے مٹانا چاہا، خدا تعالیٰ نے تلوار کے ذریعہ ہی اسے شکست دلوائی۔ صحابہ کرام رضی تعداد میں بھی تھوڑے تھے اور ان کے پاس سامانِ حرب بھی نہ تھا بلکہ ایک طرح سے ... خدا تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی تائید و نصرت پر اُنہیں پورا بھروسہ تھا اور اُس کی ذات پر کامل توکّل اُنہیں حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا اور بے سر و سامانی کے باوجود اُنہیں کے ذریعہ اسلام کو غالب کیا۔ بعد میں حضرت خالد بن ولید رضی نے اسی توکّل کے بل پر ایک نہیں کئی جنگوں میں چند ہزار کی فوج کیساتھ لاکھوں کی فوج پر فتح پائی اور اس طرح اسلام اُس وقت کی معلومہ دُنیا میں غالب آتا چلا گیا۔

آج اسلام کی رُوحانی تلوار کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت توکّل علی اللہ کا نمونہ دکھانے اور اس طرح اسلام کو دلائل و براہین اور اس کی رُوحانی قوت کے ذریعہ دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ توکّل سے بڑا کوئی مقام نہیں لیکن کامل توکّل پر قائم ہونا مشکل بھی بڑا ہے اس مشکل کو سر کرنا آپ کی جماعت کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ہی آپ کی یہ جماعت من جانب اللہ قائم کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں جماعت اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق پاتی چلی آ رہی ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ جو دعوے کے وقت اکیلا اور تن تنہا تھا وہ اکیلا نہیں رہا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ آج بھی اکیلا ہے؟۔ اُس کی آواز پر لبیک کہنے والے، اُس کی اطاعت کا دم بھرنے والے، اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل کرتے ہوئے اُس کے مشن کو پورا کرنے والے دُنیا کے ہر خطہ اور علاقے اور ہر قوم اور رنگ و نسل کے لوگوں میں موجود ہیں۔ خود جماعتِ احمدیہ انگلستان کا یہ جلسہ اس حقیقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ یہاں برطانیہ کے رہنے والے بھی ہیں، جرمن بھی ہیں، ڈینز بھی ہیں اور افریقن بھی ہیں اور وہ امریکن بھی ہے جو ملکوں میں گھوم پھر رہا ہے اور جلسہ میں شرکت کے لئے جرمنی سے یہاں آیا ہوا ہے۔ الغرض جو بتایا گیا تھا اس کا ایک حصہ پورا ہوتا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور خود اس جلسہ کا بین الاقوامی اجتماع اس کے پورا ہونے کو دُنیا پر آشکار کر رہا ہے۔ وہ جو اکیلا تھا اکیلا نہیں رہا۔ دنیا نے جمع ہو کر اُسے اور اُس کے مشن کو مٹانے کی ایک دفعہ نہیں بار بار کوشش کی لیکن ہر بار سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کا نشان پورا ہوتا چلا گیا۔ سب کے ہمارے خلاف اکٹھا ہونے سے کسی مرحلہ پر بھی ہمارے دلوں میں خوف پیدا نہیں ہوا کیونکہ ہمارے خدا نے ہمارے کان میں یہ کہا تھا فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے جو دُنیا پر روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ دنیا میں گزشتہ ۸۵ سال سے أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝ کے مطابق ایک انقلاب عظیم رُونما ہو رہا ہے اور ہو بھی رہا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اور اُس کے وعدوں اور بشارتوں کے عین مطابق۔

جماعت احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ ۲۴ گھنٹے اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم سے اللہ اس لئے پیار نہیں کر رہا کہ ہم میں کوئی خوبی ہے بلکہ وہ ہم سے اپنے اُن وعدوں کو پورا کرنے کے لئے پیار کر رہا ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے اور جن کا لُبّ لباب یہ ہے کہ میں تیری جماعت کے ذریعہ اسلام کی روشنی کو ساری دُنیا میں پھیلاؤں گا۔

پس اس پس منظر کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم پر ڈالی ہے اور ہماری دُعاؤں کو وہ اپنے فضل سے بپایۂ قبولیت جگہ دے کر دنیا میں از خود ایک انقلاب رُونما کرتا اور اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا! ہم کمزور ہیں تجھ کو سب قدرت اور طاقت حاصل ہے تُو جو چاہے کر سکتا ہے۔ تُو نے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ ہم تیری مدد اور تیری تائید و نصرت کے بغیر اس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے تُو ہمیں ہر اُس شر سے بچا جو تیری تائید و نصرت سے محروم کرنے والا ہو اور ہر اُس نیکی کی توفیق عطا کر جو تیری تائید و نصرت کا ہمیں مورد بنانے والی ہو۔ پھر دعا ہمیں صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کے لئے بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا کام ایک دن کا کام نہیں، ایک سال کا کام نہیں بلکہ نسل در نسل جاری رہنے والا کام ہے۔ پس ہمیں اپنی نسلوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی مورد بنی رہیں، خدا تعالیٰ ان کے لئے بھی اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا اور اس طرح ان کے ذریعہ بھی اسلام کو دنیا میں غالب کرتا چلا جائے۔ پھر آپ کو خاص اپنی اولاد کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اُسے دین کا خادم اور دین کے لئے قربانیاں کرنے والا بنائے۔ خاص طور پر اس ملک میں رہنے والے احباب کے لئے تربیتِ اولاد کے مسئلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جب تک تربیتِ اولاد کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہوگا اُس وقت تک نسلاً بعد نسلٍ غلبۂ اسلام کا کام کس طرح جاری رہ سکے گا۔ پس آپ اپنی اولاد کے لئے بھی دُعا کریں اور اپنے بھائیوں کی اولادوں کے لئے بھی دُعا کریں تا جو ذمہ داری ہم پر اور ہماری نسلوں پر ڈالی گئی ہے وہ نسلاً بعد نسلٍ ادا ہوتی چلی جائے۔

پھر ہمیں نوعِ انسان کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ کام ہمارا یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوعِ انسانی کے دِل جیتیں لیکن کیا ہم میں یہ طاقت ہے کہ ہم نوعِ انسانی کے دِل جیت سکیں۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آ سکتا اور نہ آنا چاہیئے کہ ہم اپنی طاقت سے نوعِ انسانی کے دل جیت سکتے ہیں۔ دل خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ وُہی انسانوں کے دل بدل سکتا ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کریں کہ وہ انسانوں کے دِلوں میں تبدیلی لا کر انہیں اسلام کی طرف پھیر دے۔ اس دُعا کے دو پہلو ہیں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو اپنی اس دُعا کو کامل دُعا بنانے کیلئے ہمیں ایک ساتھ دو

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت و اصلاحِ نفس کے مبارک ایام

(مکرم مولوی نصراللہ خان صاحب ناصر. مربی سلسلہ جھنگ صدر)

انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے قلبِ صافی کے آئینہ میں منعکس کر کے ذاتِ باری تعالیٰ کا مظہر بنے اور اس مخفی خزانہ کے حسن و کمال کو دنیا میں ظاہر کرے اور اس اعلیٰ و ارفع اور پاک وجود کی خبر دے۔ اسلامی عبادات کی بنیادی غرض یہی ہے کہ انسان اپنی استعداد کے مطابق معرفتِ الٰہی حاصل کرے اور مقامِ عبودیت کو اختیار کرے کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی اور مخلوقِ خدا کے حقوق ادا کرنے کے لئے جد و جہد کرے۔ تربیت و اصلاحِ نفس سے انسان ان روحانی منازل کو طے کر سکتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے رمضان المبارک کے ایام ہمارے لئے ایک سنہری موقعہ میسر کرتے ہیں جس میں روزہ، تہجد، نوافل، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی اصلاحِ نفس اور روحانی تربیت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک کی فضیلت

یہ مبارک مہینہ روحانی بشاشت و تقویت کے لئے موسمِ بہار کی حیثیت رکھتا ہے جس کے لئے مومن بصد شوق منتظر ہوتا ہے اور اس کے آتے ہی مومن کا دل اور دماغ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے۔ خوشی اور انبساط کی لہر برقی رَو کی مانند اس کے رگ و ریشہ میں دوڑتی ہے اور وصلِ محبوب کے لئے وہ ان تمام کٹھن مراحل کو طے کرنا اپنے لئے باعثِ فخر و سعادت خیال کرتا ہے۔ رمضان کے ہی وہ ایام تھے جن کی تاریک راتوں کی متضرعانہ دعائیں اور عجز و نیاز اور دن کو دنیوی لہو و لعب سے کنارہ کشی کر کے عبادات میں محویت نزولِ قرآن حکیم موجب بنی جو بنی نوعِ انسان کیلئے ہدایت اور راہنمائی کا باعث ہے۔ اسی کی طرف قرآن کریم اشارہ کرتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ
مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ: ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے، ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن کریم میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

پس رمضان کا مہینہ ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جس میں قرآن کریم جیسی کامل اور عدیم النظیر کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ ان مبارک دنوں میں اس کا نزول ہوا جب ہمارے آقا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر غارِ حرا میں اپنے خدا کی یاد میں محو رہا کرتے تھے۔ انہی تنہائی کی گھڑیوں میں رمضان کا مہینہ آپ پر آگیا اور آپ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ اس طرح ایک عظیم ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ زرقانی نے اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ قرآن کریم کے نزول کا آغاز ۲۴ رمضان سے ہوا (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول و بحر محیط جلد ۲)

اس آیت کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اتارا گیا ہے یعنی رمضان المبارک کے روزوں کی اس قدر اہمیت ہے کہ انکے بارہ میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ رمضان المبارک کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس میں جس حد تک قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا تھا جبرائیل اس کا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر دَور کیا کرتے تھے۔ بخاری کتاب بدء الوحی اور زرقانی میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان اسلامی نام ہے اس مہینہ کا پہلا نام فاتق تھا (فتح البیان)۔ رمضان رمض سے نکلا ہے جس کے معنے جلن، سوزش اور حرارت کے ہیں۔ چونکہ اس مہینہ میں عبادات روحانی تپش پیدا کرتی ہیں جو ایمانی حرارت میں اضافہ کا موجب بنتی ہے اسلئے اس کا نام رمضان کہلایا۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں لِاَنَّهٗ يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ اَيْ يُحْرِقُهَا یعنی رمضان گناہوں کو جلا دیتا ہے اسی لئے اس کا نام رمضان ہے۔

پس رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے ایام ہوں اور تکالیف و مشقت کی صبر آزما گھڑیاں وارد ہوں۔ ایک طرف تو قرآن کریم کا نزول رمضان میں بتایا گیا دوسری طرف لیلۃ القدر میں اتارے جانے کا ذکر ہے یعنی اسے رات کو اتارا ہے رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے پس ان دونوں آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ وحی و الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب و آلام میں مبتلا نہیں ہوتی اور اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے اور بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء نے روزے رکھے اور بھوک اور پیاس کی مشقت برداشت کی۔ دنیا کی طرف سے مخالفت اور رنج دہی اس کے علاوہ تھی جس کے نتیجے میں ان کا قلبِ صافی وحی و الہام کا مورد بنا۔ مومن اور محبوبِ حقیقی کے مابین الٰہی تعلق استوار کرنے کے لئے رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ مومن کا دل تنویرِ الٰہی کی آماجگاہ بنے اور بندہ اپنے آسمانی آقا کی محبت کو پالے۔

قبولیتِ دعا کا مہینہ

رمضان المبارک کی ایک بہت بڑی برکت خصوصی دعاؤں کی توفیق ہے جو ان ایام میں ملتی ہے چنانچہ رمضان المبارک کے ضمن میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ
فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

(البقرہ: ۱۸۷)

یعنی اے میرے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو تو جواب دے کہ میں ان کے قریب ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا کے لئے دو شرائط رکھی ہیں۔ اول میں اس کی پکار کو سنتا ہوں جو میری بھی سنے۔ دوم میں اس کی پکار کو سنتا ہوں جسے مجھ پر یقین ہو مجھ پر بدظنی نہ ہو۔ اگر دعا کرنے والے کو میری طاقتوں اور قوتوں پر یقین ہی نہیں تو میں اس کی پکار کو کیوں سنوں۔

رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو قبولیتِ دعا کا باعث بنتے ہیں۔ اس مہینہ میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ سحری کے لئے بھی سب کو اٹھنا پڑتا ہے اس طرح اس وقت بھی عبادت کا وقت مل جاتا ہے۔ دنیوی کاموں میں کمی واقع ہوتی ہے اور عبادات اور ذکرِ الٰہی کا بکثرت موقع مل جاتا ہے۔ اجتماعی اور انفرادی دعائیں ہوتی ہیں اور جب لاکھوں انسانوں کی دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔ اس وقت مومنوں کی جماعت ایک اضطراب اور کرب کی حالت میں ہوتی ہے۔ اس درد اور کرب میں کی گئی دعا ضرور سنی جاتی ہے۔

وصلِ الٰہی کا انمول موقعہ

یہی مبارک دن ہیں جبکہ سارے ماحول یکدم تبدیلی آجاتی ہے۔ ہر طرف ذکرِ الٰہی، عبادات، خیرات و صدقات اور قرآن مجید سے عشق کے اظہار کا دَور دَورہ ہوتا ہے اور اس ماہ کے اول سے آخر تک نیکیوں کی تحریک ہوتی رہتی ہے جو رضائے الٰہی کا موجب بنتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ
مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ
وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ
اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ
يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ
فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ

وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ

(جامع ترمذی)

یعنی جس وقت ماہِ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے اے طالبِ خیر! نیکی کی طرف توجہ کر اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے! تو فوری طور پر بدی سے رک جا۔ چنانچہ اس ماہ میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ صورت ہر روز ہی پیش آتی ہے۔

در اصل روزہ کے باعث انسان شیطانی وساوس سے محفوظ رہتا ہے اور نیکیوں کے بجا لانے کا موقعہ ملتا رہتا ہے بکثرت عبادات اور ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں ہمارا معاشرہ بھی جنت ارضی کا نمونہ بن جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چل کر مومن قربِ الٰہی اور وصلِ یارِ ازلی کی منازل کو بڑی سرعت کے ساتھ طے کر لیتا ہے۔

شیطانی تحریکات سے حفاظت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

(جامع بخاری)

یعنی جب رمضان کا آغاز ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں ڈال دی جاتی ہیں۔

اس ارشادِ نبوی سے بھی واضح ہے کہ جب نیکیوں کا موقع بکثرت ملتا ہے تو شیطانی خیالات اور وساوس دب جاتے ہیں۔ مومن کا ایک ایک لمحہ جب خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر گزر رہا ہوتا ہے تو شیطانی تحریکات سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس طرح اُسے ایسے اعلیٰ اعمال و افکار کا موقعہ عطا فرماتا ہے کہ اس کے لئے صرف جنت کی راہیں ہی باقی رہ جاتی ہیں اور بدی کے خیالات اور بُرے وساوس مفقود ہو کر جہنم کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ہزیمت اور شکست کھا کر قیدی بن چکا ہے۔

ماہِ رمضان میں تلاوتِ قرآن کی عظمت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ۔ (البیهقی)

یعنی روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اس بندے کی جو دن کے وقت تو روزہ رکھے اور رات کے وقت تلاوتِ قرآن حکیم کرے) چنانچہ روزہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا اسلئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ پس یہ دونوں سفارشیں قبول ہو جائیں گی۔

اس ارشادِ رسولؐ سے ظاہر ہے کہ روزہ اور قرآن کریم کی تلاوت کی بڑی عظمت اور اہمیت ہے اور ایسا شخص جو روزہ دار ہونے کے ساتھ تلاوتِ قرآن بھی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دوہری سفارش کا مستحق ہے۔ (باقی)

ضروری اعلان برائے معتکفات

امسال جو خواتین مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں مقامی امیر صاحب جماعت کی تصدیق کروا کر جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ کوئی درخواست ایسی قبول نہیں کی جائیگی جس پر مقامی امیر صاحب کی تصدیق نہیں ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ حلقہ صدر کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع

مجلس انصار اللہ حلقہ صدر کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع ۱۴ راگست ۱۹۷۵ء کو احمدیہ ہال کراچی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا افتتاح مکرم مولوی عبد السلام صاحب مربی سلسلہ نے اپنی مختصر مگر مؤثر تقریر سے کیا جس کے بعد زعیم اعلیٰ حلقہ صدر نے رپورٹ کارگزاری پیش کی۔

دوسرا اجلاس زیرِ صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب (کیپٹن) ناظم ضلع کی زیرِ صدارت ہوا۔ خدام نے بالخصوص اس میں نمایاں حصہ لیا جو قابلِ تعریف تھا۔ مختلف سوالات تحریری طور پر احباب نے پیش کئے جن کے تسلی بخش جوابات مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اور مربی سلسلہ محترم مولوی عبد السلام صاحب طاہر نے دیئے اور یہ سوالات کا سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک رہا۔ جو احباب کے علم کے اضافہ کا موجب بنا۔

اس کے بعد تیسرا اجلاس زیرِ صدارت امیر جماعت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب ہوا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحی صاحب مربی سلسلہ نے "اسلامی شریعت کی روح" پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت علیٰ خلق اللہ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور تاکید فرمائی کہ احباب حضور کے نمونہ پر اپنا عمل ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حفظانِ صحت کے متعلق گراں قدر اور پُر مغز معلومات کے ساتھ مکرم کمانڈر سرجن نسیم احمد صاحب نے تقریر فرمائی اور آنکھوں کی بیماریوں کا تذکرہ کیا اور بروقت ان کی طرف توجہ اور علاج کی تاکید فرمائی اور معالج سے مشورہ کی تاکید کی۔ ورنہ اس سے غفلت کے نتیجہ میں آنکھ کی بینائی جاتی رہتی ہے۔ احباب نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے بھی خواہش کی کہ وہ اپنی معلومات سے مستفیض فرماتے رہا کریں۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

خاکسار نے ان سب احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجتماع کے کامیاب بنانے میں کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی اور ایسے اجتماعات کے فوائد کا ذکر کیا جو دوستوں نے خاص طور پر اور عمدہ انداز میں محسوس کئے۔

دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں ہمارے اجتماعات کو خیر اور برکت کا موجب بنائے اور ہم سلسلہ کے شیدائی ثابت ہوں۔ ملک اور ملت کے لئے مفید وجود بن جائیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہوں اور جب اس کے دربار میں حاضری کا وقت آوے تو وہ خوش ہو چکا ہو۔ (سید سعید خالد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ صدر کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے نعم البدل

میرے بڑے لڑکے عزیزم محمد افضل صاحب ورڈایج مالک فضل بوٹ ہاؤس رحمت بازار ربوہ کے ہاں مورخہ ۹ راگست ۱۹۷۵ء پہلا بچہ پیدا ہوا جو پیدائش کے معاً بعد وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بچے کی والدہ کی صحت تاحال کمزور ہے اور صدمہ بھی بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے اور والدین کو صبر کی طاقت بخشے۔ (چوہدری) عطا محمد ورڈایج فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ کا سرگودھا ہسپتال میں پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھ کر صحتِ کاملہ سے نوازے۔
(ملک محمد خان محلہ دار الیمن۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم تقریباً ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ (سید مقصود احمد چک ۱۶ جنوبی سرگودھا)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۔۔۔ ۲۰ ستمبر

(قائد عمومی)

سو فیصد سالانہ بجٹ پورا کرنے والی مجالس انصار اللہ

(قسط اول)

ذیل میں ان مجالس انصار اللہ کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنا سالانہ بجٹ سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

مجلس انصار اللہ کے تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیکر اپنے بجٹ کی سو فیصد ادائیگی کی کوشش فرما دیں نیز کوشش کریں کہ مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے قبل ان کا سالانہ بجٹ سو فیصد پورا ہو جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع کراچی :-
مارٹن روڈ کراچی - صدر کراچی - ناظم آباد کراچی

ضلع لاہور :-
اسلامیہ پارک لاہور

ضلع لائلپور :-
چک ۱۶ ہم ج - ب سوڈی - جڑانوالہ -
چک ۶۴۶ گ - ب ٹھٹھہ کالوکا۔
چک ۵۹۱ گ - ب گنگا پور -
چک ۷۷ ر - ب لہوکے دیوی -
چک ۶۱ ر - ب بھیڈیانوالہ -
چک ۲۶۶ ر - ب کھرڑیانوالہ -
چک ۲۸۷ ج - ب بلاسور
چک ۴۳ گ - ب سمہ غیروڈ۔
سمندری - چک ۶۰ ر - ب کھیم سنگھ والا
چک ۸۹ ج - ب رتن

ضلع سرگودھا :-
خوشاب - چک ۹۸ شمالی - چک ۹۴ جنوبی
چک ۳۵ شمالی - چک ۳۵ جنوبی -
بھلوال - احمد آباد جنوبی -

ضلع شیخوپورہ :-
چک ۲۹۲ رام پور - واربرٹن -
جھنگڑ حاکم والا - سچا سودا -
ڈھاکے - چک ۱۱۷ جیپور -

انصار اللہ اور وقفِ جدید کی اہم ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"پس جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو آدمی وقفِ جدید کے لئے دیں وہ قابل اور اہل ہونا چاہیئے اور پھر جب آدمی دیں تو ان کو خرچ بھی دیں۔ جتنے زیادہ آدمی دیں گے ان پر اتنا زیادہ خرچ بھی آئے گا۔ اس کے مطابق آپ کو چندہ دینا چاہیئے۔"

قائدین و زعماء کرام انصار اللہ پوری سعی فرمادیں کہ ان کے حلقہ جات میں حقیقی مسابقت کی روح پیدا ہو۔ چندہ جات وقفِ جدید بلحاظ وعدہ جات معیاری ہوں اور ادائیگی بروقت ہو۔ معاونین خاص پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ حضرت المصلح الموعود رضی کے اس ارشاد پر ہر دم نظر رہے۔ ع

اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ خدام کی طرح اطفال اور ناصرات کے لئے بھی مقالہ نویسی کا مقابلہ منعقد کیا جائے۔ قواعد حسب ذیل ہیں:-

۱- عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک"
۲- تعداد الفاظ - ڈیڑھ ہزار۔
۳- مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء
۴- ہر اقتباس کا حوالہ دیا جائے یعنی کتاب اور مصنف کا نام بھی لکھا جائے۔
۵- اول - دوم - سوم انعام بالترتیب ۵۰ روپے، ۳۰ روپے اور ۲۰ روپے نقد۔ (مہتمم اطفال)

اعلان نکاح

عزیزہ نصرت جہاں آراء بیگم سلمہا ربہا بنت مکرم لیفٹیننٹ جنرل ملک عبد العلی صاحب کا نکاح عزیزم افتخار احمد راجہ صاحب ولد مکرم راجہ دوست محمد خان ساکن چونترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی کے ساتھ مبلغ -/۲۰,۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم چوہدری عبد الحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بنگلہ نمبر ۴۲ - ۸۸ سٹریٹ - اتاترک ایونیو سیکٹر جی-۶/۴ اسلام آباد رہائش گاہ جناب لیفٹیننٹ جنرل صاحب موصوف ۱۱ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۷½ بجے شام بعد از نماز مغرب پڑھا۔ عزیزہ مکرم و محترم جناب ملک غلام نبی صاحب مرحوم مغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(چوہدری) اعجاز نصر اللہ خان نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

مطالعہ کتب

ماہ ستمبر کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تجلیاتِ الٰہیہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ وہ اپنے خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں اور مرکز میں اپنی مساعی کی اطلاع دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ میں جو انشاء اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ ہر لجنہ کی تعداد پر ۲۵ ممبرات پر ایک نمائندہ کو شمولیت کی اجازت ہوگی۔ جہاں تعداد ۲۵ سے کم ہے وہاں سے بھی ایک نمائندہ کو۔

زائرات کے قیام و طعام کی ذمہ داری صرف اسی صورت میں مرکزی لجنہ پر ہوگی جب ان کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہوگی۔ یہ اعلان براہِ مہربانی ہر جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب اپنی اپنی جگہ جمعہ پر کر دیں۔ گزشتہ سالوں میں ایسی خواتین آتی رہی ہیں جو کبھی اپنے شہر کے اجلاس میں نہیں گئیں اور ان کی صدر کو ان کا علم نہیں تھا۔ اس سال ایسی خواتین کو شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱- برادرم مکرم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم سابق امام مسجد لنڈن کی صاحبزادی عزیزہ صوفیہ خانم صاحبہ ساکن موہلکے ضلع گوجرانوالہ بیمار ہیں۔ اُن کا بیٹا عزیز اظہر احمد بھی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام سے ہر دو کی صحتِ عاجلہ و کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار چوہدری فضل احمد واقف دفتر وقفِ عارضی ربوہ)

۲- میرے ماموں جان محترم عبد الحمید صاحب عباسی آف شیخوپورہ شہر بندشِ پیشاب کی وجہ سے بیمار رہے ہیں اور اب ان کے گردوں کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمودہ ناصر
اہلیہ نصر اللہ خان صاحب ناصر
مربی سلسلہ احمدیہ

ضرورت مکینک

ربوہ میں ایک مکینکل ورکشاپ کیلئے پونے تین سو روپیہ ماہوار پر ٹرینڈ مکینک کی ضرورت ہے۔ خواہش مند

بیس ستمبر سے قبل

درخواستیں بھیج دیں۔

(معرفت ایڈیٹر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ خدام شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات (بقیہ ص۲)

دعائیں کرنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ ہمارا عمل اور اسوہ ایسا ہو جو نوع انسانی کو اسلام کی طرف لانے والا ہو۔ دوسرے یہ کہ بنی نوع انسان کو بینائی نصیب ہو اور وہ اس نور کو پہچانیں جو خدا تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کے لئے بھیجا ہے۔

جس طرح جسمانی بیماریوں سے شفایابی کے لئے دو طرفہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روحانی بیماریوں سے شفایابی کے لئے بھی دو قسم کی دعائیں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کسی جسمانی مریض کو شفا عطا کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو وہ ایک طرف دوا کو حکم دیتا ہے کہ وہ اثر کرے اور دوسری طرف وہ مریض کے جسم کے ذرّوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس دوا کا اثر قبول کریں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بنی نوع انسان کے روحانی بیماریوں سے شفایاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری تبلیغ اور ہمارا عملی نمونہ دوسروں پر اثر کرنے والا ہو اور دوسری طرف ضروری ہے کہ بنی نوع انسان کے دلوں میں ایسی تبدیلی رونما ہو کہ وہ ہماری تبلیغ اور ہمارے عملی نمونہ کا اثر قبول کرنے لگیں۔ پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قول اور فعل میں کامل مطابقت قائم کرکے اس میں اثر پیدا کرے اور دوسری طرف لوگوں کے دل بدل کر انہیں ایسا بنائے کہ وہ اثر قبول کریں۔ ایک طرف اثر کرنے کی قوت اور دوسری طرف اثر قبول کرنے کی صلاحیت جب تک یکجا نہ ہوں گے اس وقت تک نوع انسان میں وہ تبدیلی رونما نہ ہوگی جس کے دیکھنے کے ہم متمنی ہیں۔ پس ہمیں پورے التزام اور تضرع اور الحاح کے ساتھ یہ دونوں دعائیں کرنی چاہئیں تا جو انقلاب عظیم گزشتہ ۹۰ سال سے رفتہ رفتہ رونما ہو رہا ہے پورے کرۂ ارض پر محیط ہو کر اسلام کو جلد از جلد دنیا میں غالب کر دکھانے پر منتج ہو۔

جیسا کہ میں نے بار بار کہا ہے قیام سلسلہ کی اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں ۱۵ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور یہ پندرہ سال جن میں سے ہم گزر رہے ہیں تیاری کے سال ہیں۔ پس یہ دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پندرہ سالوں کو اس طرح گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جب نئی صدی شروع ہو تو وہ ہمیں اس کے شایانِ شان استقبال کے لئے پوری طرح تیار پائے۔ آؤ اب ہم سب مل کر دعا کریں۔

اس کے بعد حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح جماعت احمدیہ انگلستان کے بارھویں سالانہ جلسہ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا۔ حضور کا یہ پُر معارف اور رُوح پرور افتتاحی خطاب ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ احباب نے حضور کے ارشادات کو اس توجہ اور محویت کے عالم میں سنا کہ ان پر ہمہ وقت وجد کی سی کیفیت طاری رہی اور وہ حضور کی تقریر کے دوران بار بار پُرجوش اسلامی نعرے بلند کرتے رہے۔ اجتماعی دعا کرانے اور دعاؤں کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمانے کے بعد حضور بارہ بجکر ۲۰ منٹ پر مشن ہاؤس واپس تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے پہلے روز کی بقیہ کارروائی

حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد افتتاحی اجلاس کی بقیہ کارروائی مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی صدارت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس اجلاس میں برطانوی نژاد مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے جو احمدیہ مشن سکاٹ لینڈ کے انچارج ہیں "The Character of Muslim" (ایک مسلم کا عمل و کردار) کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر فرمائی جو قریباً پون گھنٹے تک جاری رہی۔ انہوں نے واضح فرمایا کہ اسلامی کردار کو ایک سرسبز شاداب باغ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، جس میں نہایت ہی لطیف خوشبو دینے والے لاتعداد خوش رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں۔ ہر پھول اپنی جگہ خوشنما اور خوشبو دار ہے اور ان سب کا مجموعہ اور بھی زیادہ حسین اور روح افزا منظر پیش کرتا ہے۔ انہوں نے اسلامی کردار کی معراج اس امر کو قرار دیا کہ ایک مسلمان اخلاق حسنہ کا اپنی استعداد کے مطابق نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں یہ کہہ سکے کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیات اور اور احادیث نبوی کی رُو سے اخلاق سیئہ کی تفصیل پیش کرکے واضح کیا کہ ایک حقیقی مسلمان ان اخلاق سیئہ کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ اور پھر اخلاق حسنہ پر تفصیل سے روشنی ڈال کر بتایا کہ ایک حقیقی مسلمان ان میں سے ہر خلق میں اپنی استعداد کے مطابق کمال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ نے ساتھ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پیش کرکے واضح کیا کہ آنحضور کے وجود باجود میں ہر خلق اپنے انتہائی کمال کو پہنچا ہوا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو آنحضور کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اپنی استعداد کے مطابق اپنی زندگی کو اسلامی کردار کے سانچے میں ڈھالنا چاہیئے۔

ایک انگریز نو مسلم کی زبان سے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں اسلامی کردار اور اسکے مختلف پہلوؤں کا ایسا جامع تذکرہ ایمان و یقین کو ایک نئی جلا بخشنے کا موجب بنا اور دل نے یہ گواہی دی کہ خدائی وعدوں کے بموجب اسلام یہاں برطانیہ میں بھی غالب آکر اس ملک میں رہنے والوں کی کایا پلٹ کر رکھ دیگا انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

برادرم آرچرڈ کی تقریر کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ نے اردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر ہے:-

مرا بچپن جہاں گزرا وہ بستی چھن گئی کیونکر
مری بستی مرے خوابوں کی بستی بن گئی کیونکر

اس نظم اور ضروری اعلانات کے بعد جو مکرم منصور شاہ صاحب نے کئے افتتاحی اجلاس ۱½ بجے دوپہر کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

کھانے اور نمازوں کا وقفہ

افتتاحی اجلاس کے اختتام پر پہلے احباب نے کھانا کھایا اور پھر ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ کھانا کھلانے کا انتظام صفائی ستھرائی اور نظم و ضبط کے لحاظ سے از حد قابل ستائش تھا۔ ایک وسیع و عریض گھاس کے میدان میں کھانے کی تقسیم کے چار مراکز قائم تھے۔ ان تک پہنچنے اور واپس آنے کے علیحدہ علیحدہ راستے مقرر تھے۔ احباب قطاریں بنا کر ان مراکز تک پہنچنے شروع ہو گئے اور کاغذ کی بنی ہوئی سفید براق پلیٹوں میں دال اور ڈبل روٹی کے توس حاصل کرکے گراؤنڈ میں پھیلتے چلے گئے اور ٹولیوں میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ پانی پینے کے لئے پلاسٹک کے کاغذی گلاس مہیا کئے گئے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کھانا تقسیم ہو گیا۔ اس گراؤنڈ کے وسط میں ایک بہت بڑا "ڈسٹ بن" رکھا ہوا تھا۔ احباب نے کھانا کھا کر کاغذی پلیٹیں اور کاغذی گلاس کوڑا کرکٹ کے طور پر اس "ڈسٹ بن" میں پھینک دیئے۔ ہر چند کہ دو ہزار افراد نے اس گراؤنڈ میں بیٹھ کر کھانا کھایا لیکن ان کے کھانا کھانے کے بعد وہ اسی طرح صاف ستھرا نظر آ رہا تھا جس طرح کہ پہلے تھا۔ اسی طرح نصف گھنٹے کے اندر اندر تمام احباب کھانے سے فارغ ہو گئے۔

کھانا پکوانے اور تقسیم کرنے کے پورے نظام کے انچارج مکرم خالد احمد اختر صاحب تھے۔ انکے ساتھی مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب جنہوں نے اپنے طور پر کھانا پکانے میں خاص مہارت پیدا کی ہوئی ہے، مکرم احمد بشارت صاحب اور مکرم حنیف الرحمٰن صاحب سنوری مشن ہاؤس کے باورچی خانہ میں رات بھر جاگ کر کھانا تیار کرتے رہے تھے۔ ان کی ایک اور ٹیم نے جن میں مکرم سید وسیم احمد صاحب پیش پیش تھے انکے ساتھ مل کر بہت سلیقے سے کھانا تقسیم کیا اور صفائی کا پورا اہتمام برقرار رکھا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد احباب نے اسی گراؤنڈ میں مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں ادا کیں۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

نمازوں کے بعد اڑھائی بجے بعد دوپہر پہلے روز کے دوسرے اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ایوب ندیم صاحب نے کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ آف فرانکفورٹ مغربی جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ پہلا شعر تھا:

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

بعدہٗ علی الترتیب مکرم منصور ندیم صاحب نے "خلافت ثالثہ کے سنہری کارنامے" کے موضوع پر، مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن نے "مغرب میں احیاء اسلام" کے موضوع پر، مکرم الیاس خان صاحب نے "اسلام کا نظام عدل" کے موضوع پر، محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "۱۹۷۴ء اور مابعد" کے موضوع پر، مبلغ انگلستان مکرم امین اللہ خان صاحب سالک نے "حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کی ایک جھلک" کے موضوع پر، ڈنمارک کے احمدی نومسلم بھائی مکرم سونیر لکن نے "ڈنمارک میں اسلام کی روزافزوں ترقی" کے موضوع پر اور جرمنی کے نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ ہبش نے "غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں جرمنی کے کردار" کے موضوع پر انگریزی زبان میں بہت ٹھوس اور ایمان افروز تقاریر کیں جنہیں احباب نے بہت توجہ اور انہماک سے سنا اور از حد محظوظ ہوئے۔ اجلاس کے دوران مکرم محمد لطیف خان صاحب آف ناروے نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم اور مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف کرائیڈن نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

اجلاس سوا چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس -/۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸